14624 ـ ختنہ كرانے كا وقت

سوال

كيا ختنہ بلوغت ميں كيا جائيگا يا كہ بچپن ميں ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

افضل تو يہى ہے كہ ختنہ چھوٹى عمر ميں ہى كيا جائےكيونكہ ايسا كرنے ميں بچہ آرام ميں رہتا ہے، تا كہ بچہ حالت كمال ميں پرورش پا سكے.

امام نووى رحمہ اللہ تعالى كہتے ہيں:

سربراہ كو چاہيے كہ بچپن ميں ہى بچے كا ختنہ كردے؛ كيونكہ اس ميں بچہ كے ليے زيادہ آرام اور شفقت ہے. ا ھـ

ديكھيں: المجموع للنووى (1 / 351).

امام بيہقى رحمہ اللہ نے جابر رضى اللہ تعالى عنہ سے بيان كيا ہے كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے حسن اور حسين رضى اللہ تعالى عنہما كا عقيقہ اور ختنہ ساتويں روز كيا "

سنن بيہقى (8 / 324).

ليكن يہ حديث ضعيف ہے، ديكھيں: ارواء الغليل (4 / 383).

اسى ليے جب امام احمد رحمہ اللہ سے ختنہ كے وقت كے متعلق دريافت كيا گيا تو انہوں نے جواب ديا: ميں نے تو اس كے متعلق كچھ نہيں سنا.

اور ابن منذر رحمہ اللہ كہتے ہيں:

ختنہ كے وقت كے وقت كوئى ايسى خبر اور حديث نہيں جس كى طرف رجوع كيا جاسكے، اور نہ ہى كوئى سنت ميں ہے. اھـ

رہا ختنہ کرنا کب واجب ہے تو اس کے متعلق بعض علماء کرام کا کہنا ہے کہ ختنہ بلوغت سے قبل واجب نہیں، کیونکہ شرعی احکام کا مکلف تو بلوغت کے بعد ہوا جاتا ہے، اور بلوغت سے قبل شرعی احکام کا مکلف نہیں اس لیے ختنہ کا وجوب بھی بلوغت کے بعد ہوگا.

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

ہمارے اصحاب کا کہنا ہے: ختنہ واجب ہونے کا وقت بلوغت کے بعد ہے. اھـ

دیکھیں: المجموع للنووی (1 / 351).

اور ابن قیم رحمہ اللہ نے نے یہ اختیار کیا ہے کہ بلوغت سے قبل ختنہ کرنا واجب ہے، تا کہ بچہ ختنہ کی حالت میں بالغ ہو، لیکن یہاں ختنہ کرنا بچہ کے سربراہ پر واجب ہوگا نا کہ بچے پر.

ابن قیم رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

میرے نزدیك تو بچے کا بلوغت سے قبل ختنہ کرنا ولی پر واجب ہے تا کہ بچہ بالغ ہو تو وہ ختنہ شدہ ہو، کیونکہ یہ ایسی چیز ہے جس کے بغیر واجب پورا نہیں ہوتا....

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے والدین کو حکم دیا ہے کہ وہ اپنی اولاد کو سات برس کی عمر میں نماز ادا کرنے کا حکم دیں، اور اگر دس برس کی عمر میں وہ نماز ادا نہ کریں تو انہیں ماریں، تو پھر ان کے لیے بلوغت کے بعد تك ختنہ نہ کرنا کیسے جائز ہوسکتا ہے. اھ

اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

رہا ختنہ کرنے کا مسئلہ تو جب چاہے ختنہ کیا جا سکتا ہے، لیکن جب بلوغت کے قریب پہنچ جائے تو بچے کا ختنہ ضرور کر دینا چاہیے جیسا کہ عرب لوگ کیا کرتے تھے، تا کہ وہ بغیر ختنہ کیے ہی بالغ نہ ہو جائے.

دیکھیں: فتاوی الکبری (1 / 275).

واللہ اعلم .